



## سوال

(182) بے نمازی کے یہاں کا کھانا پانی اور اس کے ساتھ کھانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عمر و کتنا ہے کہ بے نمازی کے یہاں کا کھانا پانی اور اس کے ساتھ کھانا اور مصابحت جائز و درست نہیں، تعلقہ کہ نماز نہ ہو جائے، خالد اور اس کے تابعین کہتے ہیں کہ بے نمازی بھی مخلوق خدا سے ہیں، سب کے یہاں کا کھانا پانی اور سب کے ساتھ کھانا پینا درست و جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ عمر و اور خالد کی باتوں میں سے کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط۔  
بیٹو! تو جو را

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی کے یہاں کا کھانا اور پانی حرام نہیں ہے مگر چونکہ بے نمازی اسلام کے ایک رکن اعظم یعنی نماز کا تارک ہے جو کفر اور ایمان کے درمیان میں ماہہ الفرق ہے اور اسی ترک نماز کی وجہ سے بے نمازی بہت سے علماء کے نزدیک کافر ہیں اور بعض احادیث سے بھی اس کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس کے نہایت درجہ کے فاسق ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے، لہذا اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کے یہاں کھانا نہیں کھانا چاہیے، مشکوٰۃ شریف میں عمران بن حصین سے روایت ہے۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اجابۃ طعام الفاسقین یعنی رسول اللہ ﷺ نے فاسقین کی دعوت قبول کرنے اور ان کے یہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے اور بے نمازی سے ملنے جلنے اور اس کے ساتھ مصاحب رکھنے کی بات یوں ہے کہ اس کے سمجھانے اور نصیحت کرنے کی غرض سے اس سے مصابحت و مخالطت جائز ہے، پس اگر وہ سمجھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس ہدایت دی اور نماز پڑھنے لگا فہما اور اگر باوجود سمجھانے اور نصیحت کرنے کے بھی نماز نہیں پڑھتا تو اب اس کی مصابحت و مخالطت سے احتراز چاہیے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتہم علماء وھم فلم ینتھوا فجا سوھم فی مجالسہم واکوھم وشاربوھم فھرب اللہ قلوب بعضہم بعض فلعنتم علی لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون الحمدیہ رواہ الترمذی والوداؤد۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں پڑے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا، سو وہ باز نہیں آئے، پھر ان کے علماء نے ان کے ساتھ مجالس و مصابحت کی اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کے قلوب کو بعض کے ساتھ مارا اور داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کو لعنت کی اور یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے تھے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور الوداؤد نے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ اتم۔ حررہ سید محمد نذیر حسین (سید محمد نذیر حسین)



## فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 571

محدث فتویٰ